اسپیچ

ڈاکٹر سر سید احمد خاں بہادر کے سی ایس آئی – ایل ایل ڈی

بمقام اسٹریچی سنٹرل ہال مدرسۃ العلوم علیگڈھ

جس میں اُن اُمور کا بیان ہی جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں

کی طرف سے

مبارک باد

جشن سلطنت شصت سالہ حضور ملکۂ معظمہ

وکٹوریا قیصر انڈیا

میں

بالاتفاق ہونی چاہیئے

مطبوعہ مطبع علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۹۷ ع

بسم الله الرحمن الرحیم

حضرات من — آپ نے جو تکلیف گوارا فرمائي اور اس مبارک جلسه میں جو هر ایک مسلمان کے دل کو خوش کرنے والا اور مسرت بخشنے والا بلکه هر مسلمان کي دلي خواهش کے مطابق هی تشریف لائے هیں اُس کا میں دل سے شکر ادا کرتا هوں اس جلسه مبارک کا منعقد هونا اور جس مقصد سے وه منعقد کیا گیا هی کچهه شبهه نهیں که هر ایک مسلمان کي دلي مسرت کا باعث هی اس جلسه کا مقصد کیا هی ؟ اپني شهنشاه حضور ملکه معظمه قیصر هندوستان کي شصت ساله سلطنت پر جو خدا کے فضل سے عنقریب ۲۰ جون سنه ۱۸۹۷ع کو کامل هونے والي هی اور خدا سے دعا هی که مدت تک اَوْر قایم و دایم رهے خوشي منانا اور شکر بجالانا اس جلسه کا اصلي مقصد هی — همارا مقدس مذهب اسلام همکو هدایت کرتا هی که اپنے شهنشاه کي جس کے سایه سلطنت میں هم مسلمان امن و امان اور هر قسم کي مذهبي اور مالي و جاني آزادي سے بطور رعیت کے رهتے هیں همیشه اُس کے وفادار تابعدار فرماں بردار رهیں — پس هم اپنے مذهب کي رو سے اپني شهنشاه ملکه معظمه وکٹوریا قیصر انڈیا کي وفاداري میں شاداں و فرحاں هیں — اس لئے اس مجلس میں همارا جمع هونا اور اپني شهنشاه کي شصت ساله سلطنت کا خدا کي درگاه میں شکر بجالانا اپنے فرض مذهبي کا ادا کرنا هی ٭

خصوصاً ایسے شهنشاه کا جو اپني رعایا پر مادر مهربان سے زیاده رحیم هی جسکي سلطنت ایسي وسیع هی جس میں آفتاب کا نور همیشه منور رهتا هی اور اُس کي سلطنت ایسي وسیع هی که کبهي آفتاب کا نور اُس میں سے غایب نهیں هوتا — اُس کي شهنشاهي کي وسعت هندوستان کے پهلے شهنشاهوں کي وسعت سلطنت سے زیاده تر وسیع هی — اُس کي سلطنت میں هم رعایا کو اگلے زمانه کي سلطنتوں سے زیاده امن وامان حاصل هی — جو آزادي هندوستان کي تمام رعایا کو اس سلطنت عظمی میں حاصل هی اُس کي مثال کسي پچهلي سلطنتوں میں نظر نهیں آتي ٭

هم مسلمانوں کو سب سے زیادہ عزیز اپنا مذہب ہی — پس جو آزادي کہ همکو اپنے مذهبي فرایض بلکہ سنن و نوافل کے ادا کرنے میں عهد دولت مهد وکٹوریا امپرس آف انڈیا میں رہي ہی اور ہی اُس کے لئے هم مسلمانوں کو اپني قیصرهند کا دل و جان سے شکر ادا کرنا واجب ہی - اس سلطنت میں هماري مسجدیں آباد ہیں — هر شہر و قصبہ میں پانچ وقت الله اکبر الله اکبر کا غلغلہ بلند هوتا ہی - جماعت سے بلا کسي اندیشہ کے نمازیں ادا کرتے ہیں — ہزاروں آدمي عید کے دن عیدگاہوں میں جاتے ہیں اور اپنے معبود حقیقي کي عبادت ادا کرتے ہیں — پس کوئي مسلمان ایسا نہیں ہی اور نہ ایسا هوسکتا ہی کہ اس نعمت کا شکر ادا نکرتا هو *

تعلیم کو اس سلطنت میں ایسي ترقي هوئي ہی اور هوتي جاتي ہی جو کسي پہلے زمانہ میں نہ تهي علاوہ اُس روپیہ کے جو دیہاتي مکاتب میں خرچ هوتا ہی — سلطنت اپنے شاهي خزانہ سے هندوستانیوں کي تعلیم پر اسقدر روپیہ خرچ کرتي ہی جس کي نظیر کسي دوسري سلطنت میں پائي نہیں جاتي - دنیاوي تعلیم سلطنت نے اپنے هاتهہ میں لي ہی اور مذهبي تعلیم میں کسي قسم کي مداخلت نہیں کي هر ایک شخص کو بالکل آزادي ہی کہ مذهبي تعلیم کو جس قدر چاہے ترقي دے — کسي قسم کي روک سلطنت کي طرف سے نہیں ہی — بلکہ اگر هم مسلمان اپني مذهبي تعلیم کو ترقي دیں تو سلطنت نہایت خوشي سے اُس کو دیکهتي ہی - اسوقت هندوستان میں متعدد جگهہ مذهبي تعلیم کے مرکز قایم ہیں مذهبي تعلیم کے مدارس جاري ہیں — جہاں قال الله و قال الرسول کے سوا اور کچهہ آواز نہیں آتي علماء مذاهب جا بجا بلا کسي اندیشہ کے مذهبي وعظ اور نصیحت کرتے پهرتے ہیں غول کے غول علماء مذهب ندوۃالعلما کي صورت میں جمع هوتے ہیں اور مذهبي تعلیم کي ترقي کي تدبیریں سوچتے ہیں — کتب مذهبي کي اشاعت بذریعہ چهاپہ خانوں کے ایسي وسیع هوگئي ہی کہ کسي عهد سلطنت میں اُس کي نظیر نہیں ملتي — پس کوئي مسلمان ایسا نہیں ہی اور نہ ایسا هوسکتا ہی کہ اس نعمت کا شکر ادا نکرتا هو *

امن و امان و حفاظت جان و مال جیسي کہ هم هندوستان کے رہنے والوں کو اس سلطنت عظمی میں حاصل ہی کوئي شخص باشندہ هندوستان بتاسکتا ہی کہ ایسا امن و امان اور حفاظت جان و مال کسي عهد سلطنت میں جو هندوستان میں گذري ہیں هوا ہی - پس تمام هندوستان کے باشندوں کو اُس کا شکر ادا کرنا واجب ہی *

همکو یقین کامل ہی کہ تمام رعایا و باشندگان هندوستان کیا هندو اور کیا مسلمان سب کے سب اس سلطنت عظمی کے خیر خواہ وفادار ہیں اور جسقدر وہ اپني تعلیم میں ترقي کرتے جاوینگے زیادہ تر اس سلطنت عظمی کے وفادار هوتے جاوینگے — اور

بلحاظ اپنی وفاداری اور لیاقت اور ترقی تعلیم کے اُن مناصب جلیلہ پر سرفراز ہوتے جاویں گے جن کے عطا کرنے میں ہندوستان کی رعایا کو یہہ سلطنت عظمی ہر وقت آمادہ اور موجود بلکہ اُس کی خواستگار ہی — امپیریل سروس حاصل کرنے کو جس طرح کہ یورپین رعایا کے لیئے دروازہ کہلا ہوا ہی اُسیطرح ہرایک ہندوستان کے باشندہ کے لیئے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان دروازہ کہلا ہوا ہی اور میں خوش ہوں کہ متعدد ہندوستانی ہندو اور مسلمان نہایت خوبی اور عقلمندی سے اس دروازہ میں داخل ہوئے ہیں اور داخل ہوتے جاویں گے — اس وقت بہی ہم دیکھتے ہیں کہ مناصب جلیلہ کونسل میں ہندوستانی شامل ہیں — ہائی کورٹ کے ہر ایک صوبہ کے ججوں میں ہندوستانی شامل ہیں متعدد ہندوستانی جج اور کلکٹر اور مجسٹریٹ ہیں اور اسی قسم کے اور معزز عہدے ہندوستانیوں کو مرحمت ہوئے ہیں اور اگر وہ اپنی لیاقت اور قابلیت تعلیم سے اور زیادہ حاصل کریں گے تو اسی قسم کے یا اس سے بہی زیادہ ذمہ داری کے عہدے عطا کرنے کو یہہ سلطنت عظمی موجود اور آمادہ ہی — اگر کچھہ کمی ہی تو ہماری ناقص تعلیم یا نقص لیاقت کی ہی جیسیکہ ایک شاعر نے کہا ہی —

هرچه هست از قامت ناساز بے اندام ماست
ورنه تشریف تو بربالاے کس کوتاه نیست

ایک بہت وسیع طبقہ رعایاے ہندوستان کا زمیندار و کاشتکار ہیں — کاشتکاروں کی فلاح و بہبودی کے لیئے جس قدر توجہہ اس سلطنت عظمی کو ہی اُسکی نظیر تو ہمکو کسی تاریخ میں نہیں ملتی — جن ممالک میں ابتداے حکومت آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی میں بندوبست استمراری ہوگیا اُن کے ذکر کی اور جو تمول اُس کے سبب سے زمینداروں کو حاصل ہوگیا اُس کے بیان کی تو میں کچھہ ضرورت نہیں سمجھتا مگر اُن ممالک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن میں بندوبست استمراری نہیں ہی — لیکن جب پچھلی تاریخ پر نظر ڈالو تو آپکو معلوم ہوگا کہ جو طریقہ بندوبست کا اس سلطنت عظمی میں اختیار کیا گیا ہی وہ اُن طریقوں سے جو اگلی سلطنتوں میں قایم ہوئے تھے بہت زیادہ آسایش اور آرام کا ہی ●

بندوبست کے طریقہ کے جاری کرنے میں جو پچھلی سلطنتیں نام آور ہوئی ہیں وہ شیر شاہ اور اکبر کی سلطنتیں ہیں — شیر شاہ نے اُس طریقہ کو ایجاد کیا اور اکبر نے اُسیا تکمیل کو پہونچایا — مگر اُس طریقہ میں اور اس سلطنت عظمی کے طریقہ بندوبست میں جو فرق ہی اُسکو میں مختصر لفظوں میں بیان کرنا چاہتا ہوں — تاکہ ہرایک شخص کی سمجھہ میں آجاوے اور وہ یہہ ہی کہ شیر شاہ اور اکبر کی سلطنت میں موضع کی خام پیداوار یعنی کل پیداوار میں سے گورنمنٹ ایک حصہ لیتی تہی اور

اس سلطنت عظمی میں تمام پیداوار میں سے گورنمنٹ حصہ نہیں لیتی بلکہ پیدا وارگذاشت حق کاشتکار جو پیداوار ہوتی ہی اُسمیں سے ایک حصہ لیتی ہی - پس ہرایک شخص سمجھہ سکتا ہی کہ حال کا بندوبست ممالک غیر استمراری میں بھی زمینداروں کے لیئے کسقدر آرام اور آسایش کا ہی — کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ اس سلطنت عظمی کے حسن انتظام سے ہر قسم کی جائداد کی خصوصاً جائداد زمینداری کی مالیت بہت زیادہ بڑھگئی ہی - جو زمینداریاں سابق میں بلاے جان تہیں - اب وہ ذریعہ آرام و آسایش - عزت و ریاست ہوگئی ہیں اور اس حسن انتظام کے سبب سے جو شخص دس روپیہ کی جائداد کا مالک تہا اب وہ سو روپیہ کی مالیت کا اور جو سو روپیہ کی جائداد کا مالک تہا اب وہ ہزار روپیہ کی مالیت کا اور جو ہزار روپیہ کی جائداد کا مالک تہا وہ اب دس ہزار روپیہ کی مالیت کا اور جو دس ہزار روپیہ کی جائداد کا مالک تہا وہ اب ایک لاکہہ روپیہ کی مالیت کا مالک ہوگیا ہی و علی ہذالقیاس — پس یہہ تمام نعمتیں اسی شہنشاہی عظمی کے سبب حاصل ہوئی ہیں جن کا شکر ادا کرنا ہم سب پر لازم ہی *

سب سے زیادہ نازک قحط کا زمانہ ہی - میں اسوقت اس امداد کا ذکر کرنا نہیں چاہتا جو گورنمنٹ رفع قحط کے لیئے اپنے خزانہ سے روپیہ خرچ کرے یا جو یوروپین قومیں یا ہندوستانی قومیں اُس کے لیئے بطور چندہ کے دیں — بلکہ میں یہہ بتانا چاہتا ہوں کہ سلطنت کے انتظام اور سلطنت کی کارروائی سے قحط کے رفع کرنے میں اور رعایا کے آسایش سے ہونے میں کیا امداد پہونچتی ہی - اگلے زمانہ میں غلہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک بلکہ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں منتقل کرنے کا کوئی طریقہ بجز بنجاروں کے بیلوں کے نہ تہا اور اس سبب سے ایک صوبہ کے لوگ جہاں قحط ہوتا تہا باوجودیکہ دوسرے صوبہ میں بے انتہا غلہ موجود ہوتا تہا فاقہ سے مرجاتے تہے - کیونکہ کوئی طریقہ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں غلہ پہونچنے کا نہ تہا - برخلاف اس کے اسی سلطنت کی برکت ہی کہ ریلیں ہندوستان میں جاری ہیں - اسٹیمر سمندر میں چلتے ہیں اور ایک صوبہ کی پیداوار دوسرے صوبہ میں بلکہ امریکا اور دیگر ممالک کی پیداوار ہندوستان میں بآسانی آسکتی ہی اور اس سبب سے گو گرانی کیسی ہی ہو جاوے مگر کسی صوبہ سے غلہ ناپید نہیں ہوسکتا اور یہہ اصلی امداد ہی جو سلطنت کی خوبی سے قحط کے رفع ہونے کو ہوئی ہی اور ان ذریعوں کا یہہ نتیجہ ہی کہ ہندوستان میں کبہی ایسا قحط نہیں ہوسکتا کہ یمن کی شاہزادی کی طرح پاو سیر اناج کے نہ ملنے سے لوگ مرجاویں اور اپنی قبر میں مثل یمن کی شاہزادی کے تختی پر کندہ کرکے رکہہ جاویں کہ میرے پاس موتی و جواہر بے شمار ہیں مگر قحط عظیم ہی اور پاو سیر غلہ نہ ملنے کے سبب سے میں جان دیتی ہوں *

علاوہ اس کے اسی سلطنت کی برکت ہے کہ اکثر ممالک ہندوستان میں نہریں بن گئی ہیں اور اس کے شعبے ہزاروں میل تک پہونچ گئے ہیں اور ان کے ذریعہ سے کروروں بیگھے زمین میں قحط کے زمانہ میں بھی کاشتکاری ہوتی ہے اور یہہ نہریں اور اس کے شعبے قحط کے رفع کرنے کو اتنی بڑی امداد ہے جو اس سے زیادہ متصور نہیں ہوسکتی - پس یہہ تمام برکتیں ہندوستان کو صرف اس مبارک سلطنت سے پہونچی ہیں جن کا شکر بجالانا ہندوستان کے ہر ایک باشندہ پر لازم و واجب ہے *

غرضکہ ہم کسی حیثیت سے اس سلطنت عظمی پر نظر ڈالیں ہم کو خدا کی رحمت معلوم ہوتی ہے اور یہہ مقولہ جو ہم مسلمانوں میں زبان زد ہے ' من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ' اس کو زیادہ وضاحت سے میں یوں کہتا ہوں کہ ' من لم یشکر السلطان العادل الرحیم علی رعیتہ لم یشکر اللہ ' پس ہم جو شکر اور احسانمندی اس سلطنت عظمی کی بجا لاتے ہیں درحقیقت اپنے حقیقی رحیم و کریم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں *

ہمکو اس شکر ادا کرنے کے کئی موقعے ہاتھہ آچکے ہیں - ایک وہ موقع تھا جبکہ زمانہ حکومت انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ختم ہوا تھا اور جناب عالیہ ملکہ معظمہ نے عنان حکومت ہندوستان اپنے ہاتھہ میں لی تھی - اور اپنی تمام رعایا کو کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا یوروپین سبکو برابر حقوق عطا کیئے تھے - اس موقع پر تمام ہندوستان کی رعایا نے مثل عید اور تہوار کے خوشی کی تھی اور مساجد اور مندر اور گھر کی در و دیوار چراغوں کی روشنی سے مملو کی گئی تھیں — اور خیرات غریبوں اور مفلسوں کو بانٹی تھی *

دوسرا موقع وہ تھا کہ جب ملکہ معظمہ نے لقب قیصر ہند سنہ ۱۸۷۷ع میں اختیار کیا تھا اور تمام والیان ملک جو اس سلطنت عظمے کی حفاظت میں تھے اور رعایاے ہندوستان دہلی میں جمع ہوئی تھی — اور ہر ایک کو اس بات کی خوشی اور افتخار تھا کہ جس طرح ہم قدیم سے شہنشاہ کے ظل حمایت میں رہتے چلے آئے ہیں اسی طرح اب بھی ایسے شہنشاہ کی رعایا ہیں — جسکی حکومت اور وسعت سلطنت ہندوستان کے تمام شہنشاہوں سے زیادہ اور پر امن ہے *

تیسرا موقع ہمکو وہ حاصل ہوا ہے جبکہ ہماری ملکہ معظمہ قیصر انڈیا کی سلطنت کا پچاسواں سال پورا ہوا تھا اور جشن جوبلی انعقاد پایا تھا اور اکثر والیان ملک نے بذات خاص یا بذریعہ اپنے نائبوں کے لندن میں جاکر بالمشافہ مراسم مبارکبادی بحضور قیصر انڈیا ادا کی تھیں - اور ہندوستان کی تمام رعایا نے مثل عید اور تہوار عظیم کے خوشی منائی تھی اور مسجدوں اور مندروں میں اور ہر گھر میں مثل دیوالی کے تہوار کے روشنی کی تھی - اب نہایت قریب یعنی ۲۰ جون سنہ ۱۸۹۷ع کو اس سے بھی زیادہ مبارک اور خوشی کا

دن انشاءالله تعالی آنے والا هی اور بهت هي قريب هی که هماري ملکه معظمه قيصر انڈيا کو سلطنت کرتے هوئے ساٹهه برس پورے هونگے اور خدا سے اُميد هی که ابهي اور بهت سے برسوں تک سلطنت فرماتي رهينگي - پس اِس موقع پر هم وفادار رعاياے سلطنت برطانيه اُس سے زياده خوشي کرني چاهتے هيں جو پنجاه ساله جوبلي کے زمانه ميں کي تهي *

هندوستان ايک مجموعه مختلف اقوام کا هی جو تين چار گروهوں ميں تقسيم هوسکتا هی مسلمان - هندو - سکهه - پارسي - اُن ميں سے هرايک گروه کو خوشي کرني اور سلطنت شصت ساله قيصر هند کي مبارکباد ديني واجب هی - اِس ليئے هم چاهتے هيں که تمام هندوستان کے مسلمان متفق هوکر اِسکي خوشي مناويں اور اِس سلطنت شصت ساله کي جسکو خدا اَور زياده کرے مبارکباد ديں - همکو يقين هی که اِسي طرح هندو بهي باهم شريک هوکر اور سکهه بهي باهم شريک هوکر اور پارسي بهي باهم شريک هوکر خوشي مناوينگے اور اپني اپني قوم کي طرف سے مراسم مبارکباد ادا کرينگے - اور همکو يقين هی که اِسي طرح واليان ملک بهي اپنے اپنے طريقه سے اِس خوشي ميں حصه لينگے اور مبارک باد ادا کرينگے *

جو خوشي که پنجاه ساله جوبلي ميں مسلمانوں نے کي تهي اور گهروں اور مسجدوں اور خانقاهوں ميں روشني کي تهي وه آپ صاحبوں کو بخوبي ياد هوگي - مگر ميں آپ کو بتانا چاهتا هوں که اِس جشن شصت ساله کي خوشي اور مبارک بادي کے ليئے ايک گروه کثير مسلمانوں نے کيا تدبير سوچي هی اور ميں اُميد کرتا هوں که آپ سب صاحب بهي اُس کو پسند کرينگے اور تمام هندوستان کے مسلمان متفق هوکر اپني کل قوم باشندگان هندوستان کي طرف سے ايک ساتهه مبارک باد دينگے اور ايسي تدبير کو تکميل تک پهونچاوينگے که تمام هندوستان کي طرف سے چند معزز مسلمان بطور ڈيپوٹيشن منتخب کيئے جاوينگے اور وه سب مسلمانوں کي طرف سے بمقام لندن در دولت قيصر هند پر حاضر هوکر هماري ساري قوم کي طرف سے مبارک باد عرض کرينگے - اِس کے ليئے مفصله ذيل تدبيريں سوچي گئي هيں *

اول يهه که - ايک ايڈريس مبارکباد تمام مسلمانان هند کي طرف سے لکهي جاوے جس کو جنرل کميٹي بصلاح پراونشيل کميٹي هاے صوبجات هندوستان کے مرتب کريگي اُس ايڈريس ميں سواے حمد و شکر ايزدي کے جس نے مسلمانان هند کو يهه خوشي کا دن دکهايا اور سواے مبارکباد قيصر هند کے اور کوئي مطلب نه لکها جاويگا *

دوم يهه که - اُس ايڈريس کي پيشاني پر جامع مسجد دهلي کا نقشه جو قديم تخت گاه سلطان شهنشاهان هند هی بنايا جاويگا اور تمام ايڈريس کو نهايت عمده طور پر سنهري کام کي دستکاري سے آراسته کيا جاويگا *

سوم یہہ کہ — اُس کے لیئے صرف یہہ الفاظ لکھے جاوینگے کہ " عرضداشت منجانب از طرف مسلمانان ہندوستان " اور اس ایڈریس کے ساتھہ وہ کاغذات شامل کیئے جاوینگے جن پر جہاں تک ممکن ہوگا ہر صوبہ ہندوستان کے مسلمانوں کے دستخط ثبت ہونگے •

اُن کاغذات پر ہر صوبہ کے مسلمانوں کے دستخط لکھوانا ایک محنت طلب کام ہے اس کے لیئے یہہ تجویز کی ہی کہ ہر صوبہ میں پراونشل کمیٹیاں قایم ہوں تاکہ وہ بڑے بڑے شہر اور بڑے بڑے قصبوں میں سے اُن کاغذات پر مسلمانوں کے دستخط لکھوائیں — یہہ خواہش ہی کہ لاکھوں مسلمانوں کے دستخط اُن کاغذات پر لکھوائے جاویں — اُمید ہی کہ ہر صوبہ اور ضلع کے مسلمان جو وفادار رعایا سلطنت قیصر ہند کی ہیں اُن کاغذات پر مسلمانوں کے دستخط لکھواوینگے — اور یہہ محنت طلب کام مسلمانوں کی توجہ سے پورا ہوجاویگا •

اس وقت جو صاحب اس جلسہ میں موجود ہیں اُن سے بھی اس کام میں مدد چاہتا ہوں اور جو صاحب اس کام کا ذمہ لینا چاہیں اور جس شہر یا قصبہ میں وہ بزرگ اس کام کو پورا کرنا اپنے ذمہ لیں اُن کے نام کی فہرست میں بنالینا چاہتا ہوں تاکہ جب وہ کاغذ تیار ہوں جن پر دستخط لکھوائے جاوینگے تو میں اُن صاحبوں کی خدمت میں بھیجدوں — تاکہ وہ صاحب اُس شہر یا قصبہ کے مسلمانوں سے دستخط لکھواکر میرے پاس بھیجدیں •

چہارم یہہ کہ — ایڈریس کے رکھنے کے لیئے ایک خوبصورت خانہ چاندی کا جس پر نہایت عمدہ ہندوستانی دستکاری کا کام ہوگا بنوایا جاویگا — اور کاغذات دستخط شدہ نہایت خوبصورت متعدد زر نگار جلدوں میں مجلد ہوکر ایڈریس کے ساتھہ رکھے جاوینگے •

پنجم — یہہ تجویز ہی کہ ہر صوبہ سے کم سے کم دو دو شخص منتخب ہوکر کل ہندوستان کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن مرتب ہو — تاکہ وہ لوگ کل مسلمانان ہندوستان کی طرف سے ایڈریس لیکر لنڈن کو جاویں — اور بحضور قیصر ہند کل مسلمانان ہندوستان کی طرف سے پیش کریں •

یہہ لوگ ڈیپوٹیشن کے جو منتخب ہونگے وہ ایسے ہونگے جو اخراجات آمد و رفت لنڈن خود ادا کرسکیں اور مجھکو اُمید ہی کہ اس کام کے لیئے معزز اور سلطنت کے وفادار شخصوں کا منتخب ہونا کچھہ دشوار نہوگا •

اسوقت تک بعض معززین ہندوستان نے خواہش کی ہی کہ وہ بطور ڈیپوٹیشن کے اپنے خرچ سے لنڈن جانے کو آمادہ ہیں — مگر جب تک جنرل کمیٹی سے فیصلہ نہولے میں اُن کے نام ظاہر نہیں کرسکتا •

ان سب تدبیروں کی اطلاع معہ نام اُن معزز ہندوستانیوں کے جو بطور ڈیپوٹیشن ولایت جانے پر مستعد ہوں حسب ضابطہ گورنمنٹ ہند میں پیش کی جاویگی اور جو کچھہ حکم گورنمنٹ سے ہوگا اُس کی تعمیل ہوگی - مگر یہہ بات ضرور ہوگی کہ جو لوگ ڈیپوٹیشن میں جانے کو آمادہ ہونگے وہ ایک تاریخ معین پر بمبئی میں جمع ہو جاوینگے اور سب ملکر ایک جہاز میں روانہ لندن ہونگے اور جو تاریخ گورنمنٹ سے تجویز ہوگی اُس تاریخ تک لندن پہونچ جاوینگے اور جس طرح گورنمنٹ ہند سے ایڈریس پیش کرنے کی بابت ہدایت ہوگی اُس کے مطابق تعمیل کرینگے *

ششم یہہ کہ — ان تمام مراتب ابکی تعمیل کے لیئے بطور اخراجات تیاری ایڈریس وغیرہ کے ایک نہایت خفیف چندہ ہر ایک صوبہ سے درکار ہوگا — اور اُس قلیل چندہ کے ہر صوبہ سے جمع ہو جانے میں کچھہ مشکل نہوگی *

ہفتم یہہ کہ — بروز جشن جوبلی شصت سالہ جو ۲۰ جون سنہ ۱۸۹۷ ع کو ہوگا یا اُس تاریخ پر جو گورنمنٹ ہند مقرر کرے ہر ایک مسلمان اپنے اپنے گھر میں اور مساجد میں جو اُس کے محلہ میں ہوں روشنی کریگا اور اس مبارک جشن کی خوشی منائیگا — اور جو خیرات و مبرات اس مبارک جشن کی خوشی میں وہ کرسکے کریگا اور اپنے خدا کی نماز ادا کرنے کے بعد سلطنت قیصری کی بقا اور سلامتی حضور وکٹوریا قیصر انڈیا اور خاندان شہنشاہی کے لیئے دعا مانگیگا *

یہہ چند اصولی باتیں ہیں جو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہیں اور جو اس کی جزئیات ہیں اُن کا بیان کرنا کچھہ ضرور نہیں ہی — کیونکہ جنرل کمیٹی تمام امورات کو طی کریگی *

یہہ بھی میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ انہیں تجویزوں کی تکمیل کے لیئے ایک بہت بڑا جلسہ کلکتہ میں ہوا اور سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی جو کلکتہ میں بغرض شمول کمیٹی تعدا جانے والے تھے اُن سے درخواست کی گئی کہ کلکتہ میں وہاں کے معززین سے اس مقصد کو بیان کریں اور کلکتہ میں ایک پراونشیل کمیٹی قایم کریں — سردار صاحب نے کلکتہ سے واپس آکر فرمایا کہ میں نے حسب تجویز جنرل کمیٹی کلکتہ پہونچ کر سربر آوردگان اہل اسلام کی خدمت میں سب حالات بیان کیئے اور جو جو تجاویز واسطے مبارک دن ۲۰ جون سنہ ۱۸۹۷ ع بتقریب خوشی سلطنت دراز شصت سالہ حضرت قیصر ہند دام ظلہا کی بابت تجویز ہوئی ہیں وہ ایک بڑے مجمع مسلمانان کلکتہ میں جو زیر پریسیڈنٹی جناب نواب سید زین العابدین خاں بہادر شجاع الملک آصف الدولہ کے مدرسہ عالیہ کلکتہ کے مکان عالیشان میں منعقد ہوا تھا بیان کیں اور میں نہایت خوشی سے جنرل کمیٹی کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں کہ

تمام مسلمانان کلکتہ نے کہ جس میں ہر فرقہ اور ہر پیشہ کے ریپریزینٹیٹو موجود تھے باتفاق کلی ان تمام تجاویز کو جو واسطے خوشی منانے اہل اسلام کے اُس مبارک تقریب پر تجویز ہوئی تھیں پسند اور منظور کیا اور یہہ قرار دیا کہ جنرل کمیٹی مسلمانان ہند کا ہیڈ کوارٹر دہلی قرار پائے اور ہر صوبہ اور پریسیڈنسی کی پراونشیل کمیٹیاں معہ اُن کے تمام ارکان اور پریسیڈنٹ اور وایس پریسیڈنٹ و سکریٹری کے جنرل کمیٹی کے ممبر ہوں اور وہ اُن تمام امور کی کارروائی میں جو جنرل کمیٹی نے تجویز کئے ہیں فی الفور مصروف ہوجاویں — چنانچہ بنگال کے مسلمانوں نے ایک کمیٹی قایم کرلی — رزولیوشن پاس ہوگئے اور اُس کمیٹی کے دو سکرٹری مقرر ہوئے — جناب نواب سید امیر حسین خاں بہادر سی آئی ای — اور مسٹر عبدالرحمن صاحب بارسٹر ایٹ لا جج سمال کاز کورٹ فرزند جناب نواب عبداللطیف خاں صاحب مرحوم ٭

اس بیان سے آپ صاحبوں کو معلوم ہوا ہوگا کہ بنگال میں انہیں مقاصد کے لیئے پراونشل کمیٹی قایم ہوگئی ہی اور پنجاب میں پراونشیل کمیٹی قایم ہونے کے لیئے یکم فروری سنہ ۱۸۹۷ ع مقرر تھی اور غالباً اینتک وہاں بھی پراونشیل کمیٹی قایم ہوگئی ہوگی — شمال و مغربی اضلاع میں جنرل کمیٹی پراونشیل کمیٹی کا بھی کام کریگی جو مقرر ہوچکی ہی چنانچہ اسی سلسلہ میں ایک ابتدائی اجلاس آگرہ میں ہوا — جس کے پریسیڈنٹ منشی سید اکبر حسین خاں بہادر جج عدالت خفیفہ تھے اور تمام شرفا اور امرٗہ شہر جو اس اجلاس میں شریک تھے اس تجویز کو پسند فرماتے تھے اور اپنی نیاز مندی اور وفاداری کے اس سلطنت عظمی کے ساتھہ بدل مقر تھے — مجھکو اُمید ہی کہ ایک اور اجلاس اِنہیں مقاصد کے لیئے آگرہ میں ہونے والا ہی اور اسیطرح اور بڑے بڑے ضلعوں میں اجلاس ہوگا — صوبہ اوَدہ اور بمبئی اور مدراس میں خط و کتابت شروع ہوئی ہی اور اُمید ہی کہ بہت جلد وہاں بھی کمیٹیاں قایم ہوجاوینگی ٭

جنرل کمیٹی کے صرف دو اجلاس ہوئے ہیں اور اُن کی روئدادیں چھپ گئی ہیں اور میں نے اُنکو تقسیم کرنا شروع کردیا ہی آپ صاحبوں کو بھی ایک ایک کاپی اُسکی دیتا ہوں — مجھکو یقین ہی کہ آپ سب صاحب بھی ان تجویزوں کو پسند کرتے ہوں اور جنرل کمیٹی کے ممبروں میں شریک ہونا منظور فرماتے ہیں ٭

علاوہ اس کے ایک اور امر ہی جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور وہ یہہ ہی کہ ایک بہت بڑے گروہ مسلمانوں نے یہہ تجویز کی ہی کہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ میں بھی جو بالخصوص مسلمانوں کا کالج ہی اس جشن سلطنت شصت سالہ کی یادگار قایم کیجاوے یعنی ہر سال اس جشن کی یادگار میں ایک سونے کا تمغہ اُس طالبعلم کو دیا جاوے جس نے یونیورسٹی کے اعلی امتحان میں ڈگری پائی ہو اور

20,885

نے سیکنڈ لینگویج عربی اختیار کی ہو اور چند اسکالرشپ اس جشن کی یادگار میں اُن طالب علموں کو دی جاویں جو یونیورسٹی کے اعلی امتحان کے لئے کوشش کرتے ہوں اور اُن کی سیکنڈ لینگویج عربی ہو ٭

اس امر کی تحریک سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی نے اجلاس کانفرنس میں جو بمقام میرٹھ منعقد ہوا تھا کی تھی اور جو رزولیوشن اسباب میں اُنہوں نے پیش کیا اُسکو میں بجنسہ آپ کے سامنے پڑھتا ہوں - اور وہ یہہ ہی ٭

اس کانفرنس کی یہہ راے ہی کہ چونکہ سال حال وہ مبارک سال ہی جس میں ہماری عادل اور مادر مہربان قیصرۂ ہند امپریس وکٹوریا دام ملکہا کا زمانہ سلطنت تمام گذشتہ شاہان انگلستان سے بڑھ گیا ہی - مسلمانان ہندوستان کو بلحاظ اس امن و آسایش اور آزادی اور ہرایک قسم کی بیشمار برکتوں کے جو اُنکو اس عہد دولت مہد میں حاصل رہی ہی واسطے اظہار اپنی سچی خوشی اور صادق مسرت کے جو اُنکو اس مبارک وقت کے دیکھنے سے ہوئی ہی ایک دایمی یادگار اس مبارک سال کی قایم کرنی چاہیئے ٭

نیز اِس کانفرنس کی یہہ راے ہی کہ اِس مبارک یادگار کے قایم کرنے کے واسطے بذریعہ اِسٹینڈنگ کمیٹیوں کے چندہ ہونا چاہیئے اور جو اصحاب سو روپیہ یا سو روپیہ سے زاید چندہ دیں اُن کے نام مدرسۃالعلوم مسلمانان علیگڈہ میں اِسٹریچی ہال میں کندہ کرکے نصب کرنے چاہیئں اور جو سرمایہ اِسطرح سے جمع ہو اِسکی آمدنی سالانہ سے اِس مبارک سال کی ایسی یادگار قایم کی جاوے جس سے مسلمانوں کی اعلی تعلیم کو فایدہ پہونچے اورا اِس مبارک یادگار کے فیض سے مسلمانوں کے دلوں میں یہہ مسرت یادگار ہمیشہ تازہ رہے یعنی اِس روپیہ سے ایسے مسلمان طلبا کو وظایف اور مڈل طلائی دئے جاویں جو یونیورسٹی کے اعلی اِمتحانات میں عربی زبان کو بطور سیکنڈ لینگویج کے لیکر تعریف سے کامیاب ہوں - اور ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم علیگڈہ سے استدعا کی جاوے کہ بعد جمع ہوجانے ایسے سرمایہ کے وظایف کے نام ایسے مقرر کریں اور مڈل پر ایسا مضمون کندہ کرائیں جس سے اِس مبارک یادگار کے قایم کیئے جانے کا مقصد پورا ہو ٭

اِس رزولیوشن کو تمام مسلمانان موجودہ کانفرنس نے جن کی تعداد آٹھہ سو سے زاید تھی بالاتفاق منظور کیا — سر سید احمد خاں سکرٹری ٹرسٹیان محمدن اینگلو اورینٹل کالج نے جو اُس جلسہ میں موجود تھے اُن کاموں کا انجام دینا جو اُس رزولیوشن میں کالج کے ٹرسٹیوں سے متعلق کیئے گئے تھے منظور کیا — اور یہہ بھی تجویز کی کہ ٹرسٹیان محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ کی طرف سے اِس جشن شصت سالہ سلطنت مبارک ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا قیصر اِنڈیا کی خوشی میں ۲۰ جون سنہ ۱۸۹۷ع

روز پنجشنبہ کو یا جو تاریخ گورنمنٹ اس خوشی کے لئے مقرر کرے اُس تاریخ کو ایک جلسہ ہو اور تمام عمارات مدرسہ میں روشنی کی جاوے اور جو صاحب اس جلسہ میں تشریف لاکر شریک ہوں اُن کا خیر مقدم کیا جاوے *

اس یادگار کے قایم کرنے کے لئے فہرست چندہ کھولی گئی ہی — اس وقت تک اس خاص کام کے لئے مبلغ [illegible] چندہ ہوگیا ہی اور فہرست چندہ کھلی ہوئی ہی اور برابر چندہ جاری ہی اگرچہ اس فہرست چندہ کے دیکھنے سے جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ کو معلوم ہوگا کہ بعض صاحبوں نے مقدار کثیر کا چندہ لکھا ہی — مگر ہماری خواہش یہہ ہی کہ بجاے اس کے کہ لوگ مقدار کثیر کا چندہ دیں کثرت سے لوگ تھوڑا تھوڑا سا چندہ دیں تاکہ تعداد مسلمانان چندہ دینے والوں کی جو گورنمنٹ کے خیر خواہ اور وفادار ہیں زیادہ ہو اور جس قدر روپیہ اس یادگار کے قایم کرنے کے لیئے درکار ہی وہ بہت کثیر مسلمانوں کے نام سے جمع ہوجاوے — پس جن صاحبوں کو اس کام میں چندہ دینا ہو میں نہایت احسانمندی سے اُس چندہ کے قبول کرنے کو موجود ہوں — مگر مناسب ہوگا کہ جو صاحب چندہ دیں وہ اپنے چندہ میں تفریق کردیں کہ کس قدر چندہ یادگار قایم کرنے کے لئے ہی اور کس قدر واسطے تیاری ایڈریس کے — تاکہ اسی تعداد سے ہر ایک فنڈ میں روپیہ جمع کیا جاوے *

مجھے اُمید ہی کہ آپ سب صاحب اس تجویز کو اور جنرل کمیٹی میں ممبر ہونے کو پسند کرتے ہیں — اب میری آخر دعا ملکہ معظمہ قیصر انڈیا کی درازی عمر و سلطنت کی ہی اور یہہ بھی دعا ہی کہ خداے تعالی ہم مسلمانوں کے کام میں برکت دے *